"بالخصوص ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو عراق کے خلاف فضائی جنگ کے نتیجے میں پیش آمدہ مشکلات کا ذمہ دار قرار دیا جانا چاہیے۔" بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ "اصولی طور پر انسانی ہمدردی کی بنیاد پر فراہم کی جانے والی امداد غیر مشروط ہونی چاہیے --- ہمیں اس امر پر تشویش ہے کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل عراق کے معاملے میں اس اصول کی خلاف ورزی کر رہی ہے اور بیسیوں عراقی بچوں کی صحت کو اپنے بعض ارکان کی سیاسی شرائط کی تکمیل سے منسلک کر رہی ہے۔"

بیان پر دستخط کرنے والوں میں حالیہ اپسکوپل بشپ ایڈمنڈ براؤننگ شامل ہیں۔ تنظیموں میں یونائٹڈ میتھوڈسٹ چرچ، امریکہ کا ایونجلیکل لوتھرن چرچ اور فرقہ خائفین (Quakers) شامل ہیں۔

(ایگزیکٹو اینٹلی جینس ریویو واشنگٹن - ۲۱ اگست ۱۹۹۲ء، ص ۷۰)

افریقہ

صومالیہ: خانہ جنگی اور قحط سالی نے مسیحی مشنریوں کو "ایک اہم موقع فراہم کیا ہے۔"

برٹش ریڈکراس کے ڈائریکٹر جنرل کی جانب سے جاری کردہ حالیہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ خانہ جنگی اور قحط سالی کے باعث صومالی قوم "آج کی دنیا میں انسانی حوالے سے شدید ترین بحران" کا شکار ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی "کمیٹی برائے مہاجرین" کی اطلاعات کے مطابق صومالیہ میں تقریباً پانچ ہزار افراد ہر روز فاقہ زدگی سے لقمۂ اجل بن رہے ہیں اور اس بات کا اندیشہ ہے کہ آئندہ چند ماہ میں پندرہ لاکھ افراد کو فاقہ زدگی کا سامنا کرنا ہوگا۔

ساؤتھرن بپٹسٹ فارن مشن بورڈ کے نائب صدر (برائے افریقہ) جناب بل بلنگٹن (Bill Bullington) نے اپنے ہم عقیدہ بھائیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اہلِ صومالیہ کے لیے دعا کریں جو شدید نراجی کیفیت سے دوچار ہیں۔

امدادی کاموں میں مصروف ایک کارکن نے کہا کہ صومالیہ کے بحران نے دنیا کی مسیحی آبادی کو ایک اہم موقع فراہم کیا ہے کہ وہ ایک ایسے ملک کی مدد کرے جو مسیحیت سے بالکل الگ تھلگ تھا۔ بیسیوں مسیحی تنظیمیں (جن میں ساؤتھرن بپٹسٹ ایجنسیاں بھی شامل ہیں۔) سابق سوویت یونین میں

کام کر رہی ہیں تاکہ وہاں مسیحی چرچ کی تشکیلِ نو میں اپنا حصہ ڈال سکیں مگر ان دنوں صومالیہ کو مسیحیت سے الگ رکھنے والی اسلامی دیوار میں جو شگاف پڑے ہیں، اُن کی طرف کسی کی توجہ نہیں۔

تاریخی طور پر مسیحیوں نے صومالیہ کو اس لیے نظر انداز کیے رکھا ہے کہ ماضی میں مقامی لوگوں نے اسلام کے سوا دوسرے مذاہب کے خلاف پُر تشدّد مزاحمت کی تھی، تاہم مسیحی اہلِ تحقیق آج کی بدلی ہوئی صورتِ حال میں صومالیہ کو نظر انداز کیے جانے پر حیرت زدہ ہیں۔ سابق سوویت یونین اور صومالیہ کے درمیان تبشیری وسائل کی تقسیم کا یہ حال ہے کہ اس سے پہلے کہ کسی عام صومالی کو ایک مسیحی پیغام ملے، ایک روسی شہری کو دس لاکھ تبشیری پیغامات مل چکے ہوں گے۔ ایک محقّق کے الفاظ میں "آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ سب کچھ درست ہے، ہم نے صومالیہ کو اس لیے نظر انداز کر دیا ہے کہ یہاں کام از حد مشکل ہے۔ ["بیپٹسٹ پریس" کی ایک رپورٹ]

ایشیا

ازبکستان: مذہبی آزادی کے باوجود "تبشیری سرگرمیوں" پر پابندی ہے۔

ازبکستان کی حکومت نے ایک نیا قانون منظور کیا ہے جس کے تحت جملہ روایتی موجودہ مذاہب کو کامل آزادی حاصل ہوگی۔ اس نئے قانون پر بڑے بڑے مذاہب کے رہنماؤں نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اگرچہ اس قانون کی رو سے تبلیغی سرگرمیوں اور اسکولوں میں مذہبی تعلیم کی اجازت نہیں۔ تاشقند کے روسی آرتھوڈوکس آرچ بشپ ولیڈیمیر نے کہا کہ ازبکستان میں "اب مذہب کی کامل آزادی ہے۔ حکّام کی جانب سے ہم پر کوئی پابندی اور دباؤ نہیں۔" اس سے ملتے جلتے جذبات کا اظہار ازبکستان کے گیارہ ہزار یہودیوں کے چیف ربی نے کیا ہے۔ مسلمان رہنما جو ستر سال پہلے بند کیے گئے قرآنی مکاتب اور سینکڑوں مساجد کو دوبارہ کھولنا چاہتے ہیں، بھی یہی کہتے ہیں۔ البتہ پروٹسٹنٹ مبلغ اس قانون کی زیادہ تعریف نہیں کر رہے، بالخصوص قانون کی ان دفعات کے سبب جن میں تبدیلیٔ مذہب کے لیے ہونے والی سرگرمیوں پر پابندی ہے۔

تاشقند کے ایک بپٹسٹ نے فرنچ کیتھولک نیوز سروس کو بتایا کہ "حکّام کو قانون صرف اس وقت یاد آتا ہے جب وہ ہمارے خلاف اقدام کرنا چاہتے ہیں۔" تاہم کئی غیر ملکی مشاہدین کا کہنا ہے کہ اس نئے قانون کا مقصد ان لوگوں کا راستہ روکنا ہے جو ازبکستان کو اسلامی ریاست بنانا چاہتے ہیں۔
(رپورٹ: One World بحوالہ ماہنامہ، فوکس لیسٹر۔ ستمبر ۱۹۹۲ء)